به عون معین مطلق و توفیق خدائی حق

این کتاب مستطاب مسمّی به **خلافت** مصنفه حکیم دقیق النظر عمیق الفکر
عالم تواریخ و سیر جان ڈوینپورٹ صاحب بہادر که ترجمه آن جناب
ممدوح اکابر آنام موہبت فرمای خاص و عام وحید العصر مولوی محمد حیدر رضا صاحب
عام فهم بزبان اردو از کمال غور و توجه از کتم عدم بمنصهٔ ظهور آوردند

نام تاریخی

جزو مظاہر الحق

۱۳۰۱ھ

حسب ارشاد فیض بنیاد عالی شان جلالت نشان منبع الخلق والاحسان معدن
الکرم والامتنان عالی همت آسمان رفعت آفتاب طلعت برگزیدهٔ بارگاه حضرت
رب المشرقین جناب راجه سید غضنفر حسین صاحب ضاعف اجلاله و ادام الله اقباله
بمقام لکھنو محله فراشخانه وزیر گنج بتاریخ بست و نهم ماه ربیع الثانی سنه ۱۳۰۱ هجری

در مطبع اثنا عشری بحسن اهتمام بنده سید عابد علی طبع شد

تقریظ

چکیدہ خامہ بلاغت نظامہ جناب حبر علام بحر طمطام مروج دین مبین اسلام نائب اہل بیت علیہم السلام الفقیہ الباذل والعالم الکامل فخر المتکلمین عمدۃ المجتہدین آیۃ اللہ فی العالمین مجتہد العصر والزمان افضل الفقہا تاج العلما بحر العلوم جناب مولانا ومقتدانا سید علی محمد صاحب قبلہ وکعبہ مد ظلہ العالی

باسمہ سبحانہ

تاریخ فاضل معاصر حکیم متبحر علامہ جان ڈونیپورٹ صاحب بہادر دام توفیقہ جسمیں اونہون نے تاریخ بعض ائمہ دین وحجج معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین بالخصوص تاریخ حضرت سید الوصیین امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ مین تحریر فرمائی ہے اوسکا یہ ترجمہ شریف ہے اور اسی وحید عصر فرید دہر فرد زمانہ دریگانہ عالی جناب معلی القاب حشمت مآب عظمت ایاب گردون قباب ہلال رکاب ذو الریاستین شاہزادہ علامہ سرکار فیض مدار شاہزادہ جہان قدر میرزا محمد واحد علی بہادر دام اقبالہ وزاد اجلالہ وایدالحق بہ الحق واہلہ بحق الحق واہلہ نے نوک ریز قلم ہدایت رقم کرایا ہے یہ مطالعہ سجدان مین آیا واقعی یہ ترجمہ نہایت خوب ہے بغایت پاکیزہ اسلوب ہے۔

فی کل لفظ منہ روض من المنی	وفی کل سطر منہ عقد من الدرر

حق سبحانہ وتعالے سب مومنین اور شیعیان آل طٰہٰ ویٰسین کو اس سے مستفید و
مستفیض کرے اور ثواب عظیم اسکا عائد حال فرخندہ فال حضرت شاہزادہ زاد اللہ
بسطۃ فی العلم والجسم فرماے اور ہر چند کہ اصل تاریخ مزبور متضمن اکثر مضامین حق
پر ہے لیکن ازبسکہ حکیم مذکور چیرہ دست حکمت فلسفہ مین ہین اور مبانی مین اوسکے
اور مبانی شرع حنیف مین بون بین ہے اور حکمت اخلاق پر صاحب موصوف کو
توجہ کمتر ہے حالانکہ وہ مثل مرادف اسلام ہے اسوجہ سے بعض تعریضین اون کی
بعض ائمہ معصومین پر بمراحل دور انصاف اور عقل سے واقع ہوے ہین بالخصوص
جو تعرض اونہین سفر کربلا وغیرہ پر ہوا کہ وہ عاقلانہ مشورہ کے خلاف ہوا حالانکہ نظیر
اوسکی حکمت کی پیشواؤن کے حال مین بھی موجود ہے معلوم نہین کہ حکیم سقراط کی
موت کو بھی وہ عاقلانہ مشورہ کے خلاف فرمائین گے یا نہین۔ بر تقدیر ثانی یہ
تحکم ہے اور بر تقدیر اول جان حکمت پر ستم توڑنا ہے پس صاحب ممدوح کو
پہلے اس تنقیح پر توجہ ضرور تھی کہ عتاب حضرت۔ یزید پر نو قسمون مین سے اخلاقی
قوتون کے اقسام کی کون قسم تھی اور عناد یزید اون سے کس قسم کا تھا۔ اور
سفر کربلا کس قسم مین داخل تھا اور موت حضرت عقلی تھی یا نہین اور موت عقلی حیات
غیر عقلی سے بہتر ہے یا نہین۔ اور علی ہذا القیاس ہم سب پر طرہ یہ ہے کہ وہ

اس تاریخ مین تسلیم کرتے ہین حضرت کی سخاوت وصبر وشجاعت حالانکہ حکماء اخلاق
نے حکمت وشجاعت مین تلازم طرفین سے ثابت کیا ہے۔ پس یہ کیونکر ممکن ہے
کہ حضرت شجاع ہون اور حکیم نہون اذکل حکیم شجاع وکل شجاع حکیم۔ پس جنبّیت
صاحب ممدوح کی حکمت اخلاق سے اور اوسکے مصطلحات سے اظہر من الشمس الدائم
اور ابہر من الامس الدابر ہے اور جو شائق تنقید کا حقائق اشیائکے ہو اوسے مطالعہ
ترجمہ زیارت ناحیہ اور اوسکے منہیات کا چاہئے کہ وہ تفصیل پر ان اجمالون سے مطلع
ہو کے قدرت خدا کا تماشا دیکھے وہو یحقق الحق ویدمغ الباطل وہو الموفق والمعین
وعلیہ یتوکل وبہ نستعین حرّرہ بنمیاہ الوازرۃ الداثرہ خادم الشریعۃ الطیبۃ الطاہرۃ
علی محمد بن سلطان العلماء وقی کتابہ بیمینہا فی الآخرۃ

تقریظ دل پذیر بے مثل ولا نظیر

کہ از نوک قلم بلاغت رقم فضائل مآب فواضل ایاب عمدۃ الانجاب قدوۃ الاطیاب
جناب مولوی سید محمد صالح بن العلم العلامہ والفرد الفہامہ العالم الربانی
والنور الشعشعانی عمدۃ العلماء الاعلام فقیہ اہل بیت علیہم السلام آیۃ اللہ فی
العالمین وحجتہ علی الجاحدین المولی الکونین نخبۃ المصطفین جناب مولانا السید ناصر حسین صاحب
اعلی اللہ مقامہ وجعل الجنۃ دار قیامہ برصفحہ قرطاس محرر گشتہ

بسمہ سبحانہ

نحمد اللہ الرحمان الرحیم علی احسانہ الجسیم وکرمہ العمیم ونشکرہ علی ما انعم علینا بمنہ العظیم وجعلنا علی ملتہ خلیلہ الجلیل ابراہیم ونصلی علی نبیہ النبیہ الکریم وعترتہ حجج دین اللہ القویم سیما ابن عمہ ووصیہ الذی حبہ صراط اللہ المستقیم اما بعد یہ رسالہ شریفہ وعجالہ منیفہ مسماۃ بہ جزو مظاہر الحق کتاب مستطاب مسمی بہ خلافت مصنفہ حکیم دقیق النظر عمیق الفکر عالم تواریخ وسیر جان ڈونپورٹ صاحب بہادر ہداہ اللہ تعالیٰ سواء الطریق ورواہ من رحیق التحقیق کا ترجمہ ہے۔ جسے عالی جناب معلی القاب حشمت مآب عظمت ایاب متکی اریکہ جاہ وجلال متوسد وسادہ ابہت واجلال حاتم زمان سکندر دوران صاحب عالم وعالمیان سرکار جناب شاہزادہ جہان قدر میرزا محمد واحد علی بہادر ادام اللہ اقبالہ وضاعف قدرہ واجلالہ نے واسطے فائدہ سائر مومنین وموالیان ائمہ طاہرین کے زبان انگریزی سے اردو مین تحریر کرایا۔ اور حقیقت امامت جناب امام المتقین وصی خاتم النبیین سید المرسلین نفس رسول رب العالمین امیر المومنین مطلوب کل طالب اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب علیہ الصلوۃ والسلام ما اتصل للیالی والایام کو کتب تواریخ عامہ سے ثابت کیا حق یہ ہے کہ عالی حضرت شاہزادہ صاحب بہادر کا یہ احسان

عام سب پر ہے لیکن زبان انگریزی کے ناواقفون کو تو گویا نعمر گو شترہی - خداوند عالم مالک لوح و قلم شیعیان امیر المومنین کو اس سے فیضیاب کرے اور اپنے فضل و کرم سے سرکار فیض مدار جناب ممدوح کو شاد کام و بامراد رکھے مصرعہ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد ۔ حررہ بقلمہ ولفظہ بفمہ اذل الخلیقہ بل لاشئے فی الحقیقہ السید محمد صالح بن العالم المشتہر فی المشرقین والمغربین البرے عن کل وین وشین جناب المولوی سید اصغر حسین طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ یوم الاربع لستہ خلوان من شہر جمادی الاخری سنہ ۱۳۰۴ من ہجرۃ سید الوری علیہ التحیۃ والثنا

قطعہ تاریخ چکیدہ خامہ بلاغت نظامہ شاعر بیعدیل رئیس جلیل عالیشان جلالت نشان الامیر ابن الامیر جناب مستطاب نواب سید محمد حسین خان صاحب الشہیر بہ چہجو صاحب متخلص بہ ہجری فی دام اقبالہ و افضالہ

قطعہ تاریخ

جم جاہ فریدون فر جہان قدر
ہین ذرہ نواز و بندہ پرور
کس حسن سے ترجمہ کرایا
ہوسکتے نہین بیان اوصاف
اسے ہجری کلک درفشان نے

شہزادہ آفتاب صولت
لکھوائے کتاب مہر طلعت
کیا شستہ و رفتہ ہے عبارت
تحریر ہے معدن فصاحت
کھینچے تصویر خوب صورت ۱۳۰۴ھ

قبل ازین حسب ارشاد فیض بنیاد عالی جناب معلے القاب عظمت ایاب حاتم زمان سکندر دوران صاحب عالم و عالمیان سرکار فیض آثار جناب شاہزادہ میرزا جہان قدر محمد واحد علی صاحب بہادر ادام اللہ اقبالہ وضاعف اجلالہ نے واسطے فائدہ سائر مومنین و موالیان ائمہ طاہرین کے زبان انگریزی سے اُردو مین تحریر کرایا اور حقیت امامت حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ کو کتب تواریخ عامہ سے کرایا اور حسب فرمایش عالی جناب شاہزادہ ممدوح کے والاشان جلالت نشان رفیع المکان عالی دودمان رئیس زمان منبع الجود والاحسان عالی جناب نواب سید محمد مہدی حسن خان المعروف بجناب سید بادشاہ نواب صاحب نے مطبع صبح صادق شہر عظیم آباد مین چھپوایا تھا فی الحال حسب اجازت عالیجناب شاہزادہ ممدوح کے بندہ کمترین دعاگوے مومنین سید عابد علی مالک مطبع و مہتمم اخبار امامیہ نے اپنے مطبع مین حلیۂ طبع سے آراستہ کیا فقط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	حاشیہ ۳	خلافت	وہ خلافت	۹	۱۲	جو	جو کوئی
ایضاً	۹	کے	کے مین	۱۳	۱۵	بو	ابو
۳۱	۷	ادر	اوتار	۱۴	۶	خودکیش	خورکیش
۴	۱۰	مسلمانون	مسلمان	۱۵	۱۰	قبول کو	کو قبول
۳۰	۲	ایجی	اینجی	۳۴	۱	اگرچہ	اگرچہ

بعون صانع مکین و مکان و فضل خالق زمین و زمان
درین هنگام فرخی فرجام بفضل حضرت معین مطلق الموسوم
جزو
مظاهر الحق
نام تاریخی
سنه ۱۳۰۱ هجری
بمقام لکهنو محله فراشخانه وزیر گنج بتاریخ بست و دوم ماه ربیع الآخر سنه ۱۳۰۱
در مطبع حسینی اثنا عشری بحسن اهتمام سید عابد علی طبع شد

دیباچہ مصنف

یہ تحریر بایما اکثر ناظرین کتاب مسمّی ان اپولوجی فور محمدؐ اینڈ قرآن (مترجمہ بہ مظاہر الحق) کے جنکی راے ہوئی کہ مختصر ذکر خلافت کا اوس کتاب مین مستحسن تہا ہوتا قلمی ہوے۔

دستخط

جی ڈی یعنے جان ڈوینپورٹ ۔ اسمون سے مصنفین کتب کے جنکی طرف واسطے سند کے اس تحریر مین رجوع کرنا ہوا اطلاع دیجاتی ہے

ابوالفدا۔ ترجمہ لنسک مطبوعہ ۱۷۶۵ء۔ ابوالفرج۔

تاریخ مختصر خاندان ہاے شاہی۔ دلو دویلوس

تاریخ متقدمین۔ دونو۔ تاریخ ہندوستان۔ مجموعات

مختلف فرانسیسی وانگریزی ۔ گبن ۔ الحطاطور۔ دی ہلبٹ

کتب سرفیشہ ۔ حارس لس ۔ تاریخ اسلام ۔ نیبور۔ تذکرہ عن

مارا کسی ۔ بیان قرآن ۔ واشنگٹن ابروسگ ۔ سیرۃ محمدؐ

اوکلی ۔ تاریخ اعراب ۔ پوسن ۔ خطوط بہ لڑاوس ۔ ٹیلرس

تاریخ محمدؐ ۔ دولٹائیر ۔ رسائل اخلاق ومذاہب اقوام ۔

خرابیان جو الوالعزمی کے جھگڑون سے جاری ہوتی ہین وہ اکثر جس زمانہ مین
اور جس ملک مین واقع ہوئی ہین وہان وہ محدود رہتے ہین مگر جو خرابیان
اختلافات مذہبی یا تعصب دینی سے کہ یہ سب خصومتون سے زیادہ
نا اصلاح پذیر ہی پیدا ہوتی ہین وہ ایسی نہین ہوتے ہین ۔ تصدیق پر اس امر کے
حال خلافت ایسی گواہی دیتا ہی کہ اوس مین کسیکو جاے بحث نہین رہتی ۔
اسطرح پر کہ جو سخت عداوت انحضرت کی وفات سے ان دو بڑے فرقون

جو بنام سنّی و شیعہ مشہور ہین پیدا ہوئے وہ ہر قرن مین بعد ہجرت تازہ
ہوتی رہی ہو بلکہ ابتک اگرچہ کسیقدر گھٹ گئے ہو درمیان عثمانیون اور فارسیون
چلی آتی ہو **فصل ۱۱** اگر آنحضرت کے رفقاء و اصحاب کے دلون مین اوس طرز کی
عداوت و رقابت ہوتی جس مین کہ سکندر اعظم کے جانشین مبتلا تھے تو پہر
انکی سلطنت بحر اقیانوس سے دریاے گنگ تک نہ پہونچی ہوتی بلکہ ہو سکتا
تہا کہ انکا دین درمیان عرب کے صحراؤن کے غایب ہو جاتا مگر تفضل خدا نے
ایک حصہ آنحضرت کے جوش دل کا اونکے شاگردون پر القا فرمایا جس سے
دلون کو اونکے قوت ہوئی اور قرآن کے رواج دینے کے شوق نے
اونکی ہمتون کو ایسا بلند کیا کہ اونہون نے اپنے نفع شخصی پر نظر نہین کی لیکن
بعد وفات آنحضرت نہ تلوار کی دہشت نہ خطبہ کی تیز زبانی ایسا اتفاق
نہ ہی جیسا کہ بحال خواہش چاہتے تہے ثابت و قایم نہ رکہ سکے بلکہ برعکس
اسکے فرقے اہل اسلام کے اتنے متعدد ہوے جتنے کہ نصاری کے ہین
حالانکہ تعدد فرق سے خود نصرانیت پر حرف آتا ہو پس اس بات مین دونون
مذہب برابر ہوے کہ ملاحظہ سے اونکے احوال کے ایک غم افزا نظیر
انسان کی ضعف عقل کے اور نخوت و غرور کے مشاہدہ ہوتے ہے

فصل ۲ تفصیلی حال اتنے فرقون کا اور اونکے متناقض طریقون کا کئی
جلدون مین لکھا جا سکتا ہے مگر جیسا کہ علی العموم یہودیون اور نصرانیون کے
دو عام فرقے فریسیین وصدوقیین یہودیون مین اور کتھولک پروٹسٹانٹ
نصرانیون مین سمجھے جاتے ہین ویسا ہی سنی اور شیعہ کے عام معنے لینا چاہیے
اب نتیجہ اس افتراق کا صرف انواع واقسام کے اختلافات فروع ورسوم
دین مین نہین بلکہ ایک نہایت نا اصلاح پذیر جنگ وجدل بھی ہی جس مین معلوم
ہوتا ہی کہ نہایت خونریزی ہوئی فصل ۳ ان دو فرقون مین سے ایک
یعنے سنی نے ابوبکر سسرے کو رسول کے اونکا جانشین مانا اور دوسرے فرقے نے
علی چچازاد بھائی اور داماد آنحضرت سے جیسا کہ مقتضائے مزید انصاف ور
حمیت دین ہی تولا رکھی باین نظر کہ آنحضرت ہمیشہ اون سے محبت والفت علانیہ
رکھتے تھے اور چند مرتبہ اونکو اپنا جانشین بھی ظاہر کیا تھا علی الخصوص ومقامون
ایک جب آنحضرت نے اپنے گھر مین قبیلۂ ہاشمی کی ضیافت کی تھی اور
علی نے باوصف تمسخر وتوہین کفار اپنا ایمان لانا ظاہر کیا آنحضرت نے اپنے باہین
اوس جوان کے گلے مین ڈال کے چھاتی سے لگا کے باآواز بلند کہا دیکھو

۱ [illegible] سنیون [illegible] نماز مین ہاتھ [illegible] سینہ [illegible] باندھتے [illegible] ۱۲

میرے بھائی میرے وصی میرے خلیفہ کو) اور دوسرے جب آنحضرت نے
ایک برس قبل اپنے انتقال کے خطبہ پڑہا تھا بحکم خدا جسکو جبرئیل آنحضرت کے
پاس لائے تھے اور یون کہا تھا کہ آپ پر اے پیغمبر صلوات و رحمت خدا سے
مین لایا ہون مع اوسکے حکم کے آپکے پیروون کے نام جسکو آپ اون سے
کہئے نہ تاخیر کے اور نہ خوف کے شریر آدمیون سے اسواسطے کہ وہ خداوند
توانا ہی اور بچا دیگا آپکو کہ اوس کے بندہ ہین **فصل ۴** بموجب اس حکم کے
آنحضرت نے انس سے کہا کہ لوگون کو جمع کرے جس مین آنحضرت کے پیرو اور
یہودی اور نصرانی اور مختلف رہنے والے وہان کے بھی حاضر ہوئین — یہ
جمعیت ایک گاؤن پاس ہوئی جس کا نام خم غدیر ہی نواحی مین شہر جحفہ کے
جو درمیان مکہ و مدینہ کے واقع ہی پہلے یہ مقام کل موانع سے صاف ہو رہا تھا
دسوین اپریل ۶۳۱ء مین آنحضرت ایک بلند منبر پر گئے جو وہان اون کے لئے
نصب کیا گیا تھا اور جبکہ ہزارون حضار نہایت توجہ سے سنتے تھے ایک خطبہ
حضرت نے بڑی شان و شوکت و فصاحت و بلاغت سے پڑہا۔ مگر ہمکو افسوس
ہی کہ یہ کتاب سواے خلاصہ مذکور الذیل کے گنجایش خطبہ کے نہین رکھتی ہی
حضرت نے خطبہ یون شروع کیا تمام حمد و ثنا اوس یکتا خدا کو ہی جس کو کوئی دیکھ

نہین سکتا اوس کا علم گذشتہ و حال و آیندہ پر شامل ہی اور اوسکو نہایت
پوشیدہ اسرار آدمیون کے دل کے معلوم ہین اسواسطے کہ اوس سے کوئی
چیز چھپ نہین سکتی اگرچہ وہ بیقیاس بعید ہی تاہم ہمسے قریب ہی - یہ ہی وہ ہی
کہ جسنے آسمان و زمین کو اور جو کچھہ اس مین شامل ہی پیدا کیا وہی ایک غیر فانی ہی
اور جو کچھہ کہ ہی اوسکی قدرت و اختیار کے تابع ہی - مگر اوسکی رحمت اور فضل
سب کو شامل ہی جو کچھہ اوس سے سرزد ہوتا ہی اوس مین مصلحت ہی عقاب مین
تاخیر کرتا ہی اور سزا دینا بھی اوس کا خالی از رحمت نہین ہی - سر اوسکی ذات کا
ممکنات کو مجہول ہی اور ہمیشہ مجہول رہے گا - اوسکی حکم سے آفتاب و ماہتاب
اور باقی اجرام سماوی اپنی راہ پر جو اوس نے مقرر کردے ہین چلتے ہین جو
کچھہ وہ چاہتا ہی چاہے آسمان پر ہو چاہے زمین مین وہ ضرور ہی ہوتا ہے
زندہ سے یہ جان لیسکتا ہی اور مردہ مین پھر روح داخل کرسکتا ہی وہ ہی
خوشی و غم و دون دیتا ہی - اوسکے کان سب لوگونکے دعا کے طرف لگے
رہتے ہین - جو اوسکو بکمال یقین مانتے ہین اور صاف اور نادم دل سے
اوسکی طاعت کرتے ہین - اما بعد اسے لوگون مین صرف بندہ محکوم ہون
اور مجکو حق تعالے کا حکم ہوا ہی اور مین اوسکے تعمیل مین سرنیاز بکمال خضوع

وادب جھکاتا ہون - تین دفعہ جبرئیل میرے اوپر ظاہر ہوے اور تینون
دفعہ اونہون نے مجکو حکم دیا کہ مین سب اپنے پیرؤون سے خواہ وہ گورے
ہون خواہ کالے یہ ظاہر کرون کہ علی میرے خلیفہ اور وصی اور امام ہین
اور میرے گوشت وخون ہین اور میرے ایسے ہین جیسے ہارون موسیٰ کے
تھے اور بعد میری وفات کے وہ تمہارے ہادی ہون سگے اور جب مین
اس دنیا سے رحلت کرون تو میرے پیرؤون کو اونکے فرمان برداری
ایسی کرنا چاہیے جیسی کہ میری فرمان برداری کرتے تھے جبکہ مین تم مین
تہا جسنے علیؑ کی نافرمانی کی اوسنے خدا اور رسولؐ خدا کی نافرمانی کی -
اے دوستو یہ خدا کے احکام ہین - علیؑ نے مجھسے سیکھے ہین سب وحیان
جو وقتاً فوقتاً مجکو آئی ہین جو اس حکم کو نمانے گا اللہ کی دائمی لعنت ضرور
اوسکے سر پر ہیگی جو علیؑ کا حکم نہ بجا لاوے گا خدا نے ہر ایک سورہ مین
قرآن کے علیؑ کی تعریف کی ہے مین دوبارہ کہتا ہون کہ علی میرے چچا کے
بیٹے اور میرے گوشت وخون ہین اور خدا نے اوسکو نہایت نادر خوبیان
عنایت کی ہین بعد علیؑ کے اونکے بیٹے حسن وحسین اور اونکے جانشین ہونگے
فصل ۵ اس خطبہ کے تمام ہونے پر ابوبکر اور عمر اور عثمان اور سفیان

اور دوسرے لوگون نے علیؑ کے ہاتھہ چومے اور انکے جانشین آنحضرت مقرر ہونیکی مبارکباد دی اور اقرار کیا انکے تمام احکام کو سچے طور سے بجا لاوینگے

فصل ۶ سنہ ۳۲ عیسوی مین صرف تین دن قبل اپنے انتقال کے آنحضرت نے پھر اپنے تابعین کو وقت تشریح ان الفاظ سے سمجھایا کہ اے میرے شاگردو آیا تم خوب یقین کرتے ہو کہ ایک ہی خدا ہی اور یہ کہ محمد اوس کا رسول ہی اور حقیقت مین بہشت اور دوزخ ہین اور مر کر اور بعد موت کے حشر حق ہی اور ایک وقت مقرر ہی کہ اوس وقت تمام انسان اپنے قبرون سے اوٹھہ کے واور قادر مطلق مین حاضر ہونگے — ساری جماعت نے یک زبان جواب دیا کہ ہان ان سب چیزون کا خوب یقین رکھتے ہین اوس کے اوپر رسول نے اونکو قسم ان عقیدونکی پھر تاکید اس بات پر دی کہ انکی آل سے زیادہ تر خاص کر کے ہمیشہ محبت رکھین اور اونکی عزت و توقیر کرین بڑے شد و مد سے یون کہا کہ جو مجھہ سے محبت رکھتا ہو وہ علیؑ کو اپنا دوست سمجھے اللہ تائید کرے اونکی جو دوستی رکھتے ہین علیؑ سے اور غضب کرے اون سب پر جو اوسکے دشمن ہین

فصل ۷ ایسے مکرر اور مصرح بیانات سے جو خود رسول کے لبون سے ہی سنے تھے ایک وقت تک تو شک و شبہ امر خلافت سے دور رہا مگر آخر ش

سبب ہوا ایسی ہوئی کہ بی بی عایشہ ابوبکر کی بیٹی آنحضرت کی زوجہ دوسرے
اچھا اپنی ساز و باز کرکے باپ کو پہلا خلیفہ لوگون سے مقرر کروالیا **فصل ۸**
ملک الموت کے انتظار مین آنحضرت کا عایشہ کے حجرے مین جانا خواہ آنحضرت کے
حکم اور مرضی سے ہوا ہو خواہ بی بی کے ہوا ہو بہر صورت یہ بات بھی ایسی ہے کہ
خاص کرکے اونکے مفید مطلب تھی — اسواسطے کہ بس یہ یقینی ہے کہ آنحضرت کا
کہنا دربارہ جانشینی علیؑ کے کانون تک لوگون کے نہ پہونچنے پائی پس
یہ سمجھا گیا کہ جیسے جناب رسولؐ نے بدون بیان کرنے اپنی آخری وصیت کی
دربارہ جانشینی کے انتقال کیا — اور اس ہی سبب سے یہ بات ہوئی کہ تین خلیفون
بیچ مین راج کیا قبل اسکے کہ علیؑ اپنے حق کو پہونچین جسکے وہ اسقدر مستحق تھے
نہ صرف بلحاظ قرابت و زوجیت فاطمہؑ دختر رسولؐ کے بلکہ نیز بلحاظ اون بشمار
اور بڑے خدمتون کے جو اونہون نے مذہب اسلام کے کی **فصل ۹** توقع ہے
کہ شاید بی بی عایشہ کی اس کردار کے باعثون مین سے ایک خدمت فرزندانے
ہو کہ اپنے باپ کے خلیفہ ہونے مین اعانت کی مگر بیشک و شبہ نہایت قوی باعث
اسکا بغض کینہ دیرینہ علیؑ کی طرف سے تھا جسکا سبب یہ بات ہوئی — کہ آنحضرت نے
جب سنہ اول ہجرت مین قبیلہ مصطلق پر حملہ کا عزم کیا تو اپنی پیاری بی بی عایشہ کے

فراق کا تحمل نہ کر سکے اور وہ ساتھ گئین ۔ جب لشکر واپس آتا تھا اور رات کا
وقت تھا اور مدینہ قریب رہ گیا تھا تو بی بی عائشہ اپنے اونٹ پر سے راستے
مین اوتر پڑین اور واسطے رفع حاجت کے ایک طرف کو چلی گئین ۔ مگر جب پلٹین
اور معلوم ہوا کہ ہیکل گر گئی جو بہت قیمتی تھی اور پھر فیروزے کے سنگ سلیمانی کی بنی ہوئی
تھی تو اوسکو ڈھونڈتے وہ جدھر آئی تھین اودھر کو پھر گئین اس عرصہ مین
اونکے خدمتگار سمجھے کہ وہ ضرور پھر عماری مین سوار ہو گئی ہونگی ۔ عماری کو
پھر اونٹ پر رکھ کر لے چلے جب بی بی عائشہ پھر راستہ پر آئین اور معلوم ہوا
کہ اونکا اونٹ چلا گیا تو وہ اس انتظار مین بیٹھین کہ جب تلاش ہوگی تو
کوئی اونکے لانے کو بھیجا جائیگا ۔ اور تھوڑی دیر بعد سو گئین ۔ صبح کو لشکر کے
جب صفوان بن المعطل جو استراحت کے لئے راہ مین پیچھے ٹھہر رہا تھا پاس سے
گذرا تو ایک شخص کو زمین پر سوتا ہوا دیکھکر اوسکے قریب آیا اور پہچان کے
کہ بی بی عائشہ سو رہی ہین بلا تامل دوبارہ آہستہ انا للہ وانا الیہ راجعون
پڑھ کے اونکو جگایا ۔ بی بی عائشہ نے جاگ کے فوراً اپنے کو نقاب سے چھپا لیا
ور صفوان اپنے اونٹ پر اونکو بٹھا کے لشکر کے پیچھے روانہ ہوا اور دوپہر کو
لشکر مین پہونچ گیا ۔ اوس وقت استراحت کے لئے مقام ہوا تھا

فصل ۹ ایک کمسن عورت کا اون ہاتھون ایک جوان بہادر سپاہی
کے درمیان ایک بڑے بیابان کے ہونا جو ہونگے دلون مین شک ڈالنے کے لیئے
کافی تھا بنابرین کے اور پیغمبر صاحب کے لیئے بالقصد ان کی نسبت بے
عداوت آنحضرت کے برا کہنے مین اس واجبے کے کوئی کوتاہی نہین
اور خود آنحضرت اپنے طرف پریشان تھے کہ کیا ارادہ اس بارہ مین کرین
پس علی کے مشورہ سے ایک پنچایت تحقیقات کے لیے مقرر کیگئی پر اعتراض
ہوئے بنابراین بی بی عائشہ کو جو بیٹی ابوبکر اور ام رومان کی سامنے
کرنا پڑی اور این دونون آدمیون نے اونکو بالکل بے قصور ٹھہرایا جب
بے قصور ٹھہرین تو تین شخص اتہام کنندہ اون مین سے ہر ایک کو مطابق
حکم چوبیسوین سیپارے قرآن کے چار چار کوڑی درے کے سزا ملی —
مگر عبداللہ بانی اس اتہام کا جو ایک بڑا باقتدار شخص تھا سزا پانے سے
بچگیا — علیؑ کی یہ رائے دینا کہ بی بی عائشہ کی تحقیقات کیجاوے اسکو وہ کبھی
نہ بھولین اور کبھی درگذر نہ کیا اور ہمیشہ اونکو بدلے مین اسکے ستایا کین
اونسے ایسا انتقام لیا کہ مثل اوس کے کسی نے نہ لیا ہوگا — سواے یونون کے
جو مشتری کے زن وخواہر تھی کہ انتقام اوسنے رائس سے لیا تھا

جو ایک بڑا عمالی شخص تھا اور اوس کے قصہ کو ورجل شاعر لاطینی نے
ایک مثنوی مین نظم کیا ہی **فصل ۱۱** ایک اور روایت جو ابوبکر کے
قائم ہونے منصب خلافت پر ہونیکی بابت ہے بموجب اوسکے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جب صحیح خبر
رسول صلعم کی وفات کی اونکے عزیزوں اور دوستونکو پہونچی تو ہر دو فریق نے
اپنے اور مکہ کے لوگون مین سے بڑی فصاحت اور قوت تقریر سے اپنے
مستحق ہونے پر رسول اللہ کے جانشین مقرر کرنیکی دلیل پیش کی مگر ابوبکر
نے ایک مکہ کے رہنے والے کی رائے کہ کار خلافت منقسم دو شخصون پر ہو
پسند کر کے یہ بیان کیا کہ عمر اور ابو عبیدہ کا اپنے آقاے مرحوم کا نائب
ہونا مناسب و مفید ہوتا مگر عمر نے اپنے عدم لیاقت ایسے امر خطیر و منصب
جلیل کی ظاہر کر کے خود درخواست کی کہ ابوبکر واسطے سربراہی امور مذکور
کے تجویز کئے جائین اور اس درخواست کو سب نے یکدل ہو کے قبول کیا
فصل ۱۲ اوس وقت اس انتخاب کے علی حاضر نہ تھے اور جب اوس کا حال اونہون
نے سنا تو بہت مایوس و آزردہ ہوئے کہ وہ بہت باموقع اور معقول
طور سے توقع رکھتے تھے کہ وہ خود لوگون کے پسند آتے - اس عرصہ مین
ابوبکر نے جلدی سے عمر کو فاطمہ کے گھر پر جہان علی اور بعضے اونکے

دوست تھے بھیجا کہ اونکو طلب کرین تاکہ وہ حاضر ہوکے بیعت
خلیفہ کی کرین اور اگر وہ اس امر سے انکار کرین تو اون سے بزور بیعت
لیوین۔ پس جب اس حکم کے عمر نے اوس گھر کو جاکے اپنے ہمراہیون سے
گھیر لیا۔ اور ابوبکر کے منتخب ہونیکی خبر علی تک دہمکی کی آواز و انداز سے
بیان کیا کہ میری (یعنے عمر کی) راے اور شریک سے یہ بات باتفاق راے
شورے مین قرار پائی ہو کہ اگر کوئی شخص مخالفین مین بیٹھے تو وہ شخص مع کل
اون لوگون کے جنہون نے اعانت اور حمایت اوسکی کی ہو وہ سب سزا
اموات کی پاوین یہ کہکے عمر نے بیان کیا کہ اگر اس حکم کی تعمیل نہوگی تو
وہ اوس گھر مین آگ لگاکے اوسکو اور جو لوگ اوس مین ہین اون سبکو
جلاکے وہ سزا جاری کرینگے پس فاطمہ علیہا السلام نے کمال غیظ و غضب سے
چلائین کہ اے ابن خطاب تو ایسے ظلم قبیح وحشیانہ کا ہرگز ہرگز مرتکب نہونا
عمر نے جواب دیا کہ مین ضرور ضرور کرونگا۔ اگر تم سب بیعت سے اوس
شورے کے انکار کروگی۔ اوس حالت مین علی اور اونکے رفیقون کو
کوئی چارہ نرہا سواے اس کے کہ اس حکم ناطق کے تعمیل کرین **فصل ۱۳**
عمر کو اس طرح کے جبر سے بلکہ سنے محابا کردار کا باعث بیشک یہ خیال ہوا کہ

ابو بکر چونکہ سن رسیدہ ہین کہ اونکا سن قریب قریب رسولؐ کے سن کے تہا
تو وہ بعد رسولؐ کی وفات کے غالبا بہت دن زندہ نہین رہتے انہون نے
امید کی کہ ٹہیک ترکیب سے وہ خود بعد ابو بکر کے خلیفہ ہو جا سکتے ہین - ع۱
بشرطیکہ علی کو خارج کر سکین کہ وہی ایک مد مقابل جانشین انکو کسیو جہہ سے
خوف کرنا پڑتا تہا فصل ع۲ اجب ابو بکر کو یہ منصب جلیل حاصل ہوا
تو تمام شاہانہ خطابون کو چہوڑ کے صرف اپنے کو خلیفہ رسولؐ کہلایا -
عربون کو مائل پہر بت پرستی کیطرف بعد آنحضرت کی وفات کی پا کے
موافق اونکے مذاق کے کہ ایک قوم متکبر وخود ستا تہے اونسے کہا کہ اے
تم مکہ کے رہنے والو کیا تم دنیا کے لوگون کو یہ دکہاؤ گے کہ تمنے سب سے
اخیر دین اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے ترک کیا یہ تقریر اون کے
کارگر ہوئے - خالد ع۳ نے اپنے کو دشمن مرتدون کا کہا اور ایک گروہ
چنے ہوئے آتش مزاج لوگون کا جنکو ولولہ دین کا تہا ساتہہ لیکے اون
پریشان قبائل صحرائی کو شکست دی اور خدا کے وحدانیت اور آنحضرت

[illegible] اوس کو خطاب سیف اللہ کا دیا تہا ۱۲
[illegible]

رسالت کے عقیدے کیطرف انکو پھیر دیا فصل ۱۵ ایک قوی دشمن صوبہ

نجد مین ظاہر ہوا اور یہ مسیلمہ کذاب تھا جسنے بعد رسول کے انتقال کے

علم بغاوت برپا کیا تھا مگر خالد نے اگرچہ پہلی لڑائی مین ان باشیون کے

ہاتھہ سے شکست کھائی تھی اور دوسری مین اونکو ہزیمت دی اور اس

مین مسیلمہ بھی ایک کاری تیر کھا کے گرا یہ واقعہ ۶۳۳ع کا ہے

اسی سنہ مین یہ سب واقعے ہوے کہ حیرہ تابع شام ہوا

بصرہ کو لے لیا۔ اور دمشق فتح ہوا اس فتح کی خبر خلیفہ کو بستر مرگ

اپنے وقت اخیر ابوبکر نے مرضی سے سب لوگونکی عمر کو اپنا جانشین

مقرر کیا انہون نے بسبب قلت اعتقاد کے اس عہدہ سے انکار کرنا

چاہا مگر آخر کو جب ابوبکر نے اون سے کہا کہ اگرچہ تمکو عہدہ خلافت درکار

نہین ہے مگر عہدہ خلافت کو تمہاری درکار ہے قبول کیا فصل ۱۶ اگر سب سے

بڑہ کر کوئی بات جس سے عہد دولت ابوبکر کا مختص ہوا و متعلق

ہوئی یعنے جمع و اصلاح کرنا سنت کا اسواسطے کہ یہ تالیف ثابت ہوا کہ
ان بعد سبب اور اصل و منبع اوس مذہبی پھوٹ کے ہوئی جو بنظر اوسکے
ضرور کی ہمیشہ اوسپر رونا چاہئے - اور جبکہ تیس برس تک ایسی ملک گیری
اور لڑائی مین نام ہوا اور وے اہل اسلام کہلائے گئے جیسے شیعہ اور سنی کے نہیں
کیا وہی پھوٹ بناے دولت اسلام مین پہلے جھگڑے رخنہ ڈالتے تھے اور
اوس سلطنت کے اسباب زوال جو کسی زمانہ مین نہایت قوی سے تھے
خفیہ طور سے جمع ہو کر قوت پکڑتے جو نہایت عجیب و غریب تالیف ہوا اوسکے
مختصر توضیح کے لئے ہمکو اپنے سلسلہ تحریر سے عدول کرنا ضرور ہے
فصل ۷ اس سنت سے مراد یہ ہے کہ روایات کا مجموعہ جو آنحضرت سے
منقول ہین اور آنحضرت کے اقوال و افعال کا اون مین بیان ہوا ہو
وہ مجموعہ ایسا ہو کہ اوسے تمام مسلمانون کو جو اپنے کو سچا دیندار سمجھتے ہین
ماننا چاہین - یہ کتاب ایک قسم کا ضمیمہ قرآن کا ہے کہ جتنے چیزین جو اوسمین
نہین مذکور ہین اونکا خیال رکھنا اس مین بتایا گیا ہے اور مرادین اور
طرز مین یہ کتاب مطابق یہودیون کی کتاب مشنی کی ہے - فی الحقیقت لفظی
معنے کلمہ سنت کے عربی مین بعینہ وہ ہین جو مشنی کے ہین یعنے دوم اور یا معنے

اس کے مسائل زبانی ہین جیسا کہ یہودی کہتے ہین - تابعین سنۃ کو سنتے کہتے ہین - اور جیسا کہ یہودیون مین ایک فرقہ مسمی قرئی ہی جو مشنی کو نہین مانتے اسیطرح مسلمانون مین ایک فرقہ ہی جو نقلونکو سنت کی نہین مانتے اسواسطیکہ بنا ان روایات کی غیر اجماعی کتاب پر ہی اور خود انہون نے اپنے آبا و اجداد سے یہ روایات نہین اخذ کی ہین - سنی اپنے حریفون کو طعن سے شیعی کہتے ہین اور لفظ شیعی لفظ شیعہ سے بنا ہی جو ٹھیک دلالت کرتا ہی کہ وہ متبدل ناہنجار مرتد فرقہ ہی شیعی آپس مین اپنے کو عدلیتی کہتے ہین اور وہ ماخوذ ہی عدلیہ سے جو نام اپنے فرقہ کا انہون نے رکھا ہی اور معنے یہ ہین کہ یہ مذہب اون لوگونکا ہی جو تابع انصاف کے ہین اور راہ راست پر چلتے ہین **فصل ۱۸** - شیعی سنیونکو الزام دیتے ہین کہ سنی اپنے پیرونکے مرغوبات کو ایسا سندی جانتے ہین جیسا کہ قرآن کو اور ہمکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ اعتراض کرنا اونکا بالکل درست ہی اسواسطیکہ ان کتابون مین زیادہ بنا حرف افواہ و نقل پر ہی پس اونکو نصرانیون کی بابو خریفا یعنے اناجیل جہوٹہ کے ہمپایہ سمجہنا چاہیے **فصل ۱۹** - وہ جو بڑے بڑے مناظرین دعوی کرتے ہین کہ یہ چار نصرانیون کے کلام اللہ جو از ہین متی - دمرقس - واقا

ویوحنا - کی لکھی ہوئی کہان بلکہ صرف روایتین ہین جو اونکے طرف منسوب ہے
گئیتین تاکہ زیادہ اس سے اونکا اعتبار و اعتماد ہو کہ اگر منسوب اونکی طرف
نہوتین تو اونکی ایسی سند نہوتی اگر یہ دعوی سچ ہو تو کیا بعید ہی کہ انھین
بیبیاون کو دیکھہ کے مسلمانون کے دلون مین خیال شبہ کا اپنی سنت
کے کتابون کے بارہ مین آیا **فصل ۲۰** - اب تاکہ ناظرین کو ٹھیک
معلوم ہوجاوے کہ روایت حقیقت مین کیا ہوتی ہی اور کہانتک اعتماد
کرنے کے لایق ہی ہم تذکرہ مذکور الذیل اوس خط کا لکھتے ہین جس سے سب
علماء بیبل خوب واقف ہین اور اوس کو پاپا لیو اول مخاطب باعظم نے
فلویانوس پاس دربارہ حلول بھیجا تھا - جان موکس اپنی کتاب مسمی بمعنے
مرتع الارواح مین ہمکو خبر دیتا ہی کہ اس سے ابٹ مساس نے اور اوس سے
ابٹ لواجبس نے اور اوس سے امرکدگن گرگری نے کہا کہ علماء روم پاس
ایک نوشتہ روایت تھی کہ پاپا لیو اعظم نے جب اس خط کو تمام کیا تو اوسکو
قبر پر رسول بطرس کے ڈالدیا اور اوس سے التجا کی کہ جو کچھہ اوس مین
غلطیان یا نقص ہو اوسکی وہ اصلاح کردے پاپاے مذکور قریب چالیس
دن کے دعا مین پڑا رہا کیا اور روزے رکھا کیا اور زمین پر پڑا رہا تب بطرس

اور بشیار شہر حین اسکے مسلمان مجتہدون نے لکہین شیعون کے
اصل دین کا مسئلہ یہ ہو کہ قرآن چونکہ کلام خدا اور منزل من اللہ ہو بالکل
کافی ہو - اور وہ بڑا استدلال کہ حق ارثی باطل نہین ہو سکتا اسکو شیعہ
نے تردد سے ابتثابت رکہتے ہین - اور اسی قاعدہ کے بموجب علی خلیفہ چہارم
کو بلا فصل وصی رسول کا ہونا چاہیے - پس وہ تین خلیفہ جو زمانہ مین انسے
مقدم ہوے یعنے ابوبکر عمر عثمان - غاصب ٹہرے برعکس اسکے سنی کہتے
ہین کہ مقرر کرنا رئیس ظاہری و باطنی کا صرف اختیار مین ان لوگون کے
ہی جنپر اس کا حکم جاری ہو سکو ہو پس سنیون کو کانسرولتو اور شیعونکو
لبرل اہل اسلام مین سمجہنا چاہیے - فارس کے رہنے والے کہ شیعہ ہین
علی کو ولی اللہ کہتے ہین اور اونکا مرتبہ عظمت مین خود آنحضرت کے برابر
سمجہتے ہین اور ان لوگون کے کلمہ مین یہ کہا جاتا ہو کہ اللہ خدا ہو اور محمدؐ
رسولؐ ہین اور علیؑ ولی اللہ ہین نذر و نیاز جو شیعہ یاد مین علی کی کرتے
ہین وہ فی الحقیقت قریب بت پرستی کے پہونچ جاتی ہو اور اس طرح سے
تعظیم علیؑ کی کرنا جو اونکے دلومین آئے تو زیادہ تر باعث اوس کا یہ امر
عجیب ہوا کہ وہ عین خانہ کعبہ مین اپنی مان سے پیدا ہوے - چنانچہ حسین نے

خاندان صفویہ کے پچھلے بادشاہون مین سے ایران کے اپنا نام بدترین
سگان علیؑ مہر مین کندہ کروایا تھا۔ آجکل زمانہ مین کل مسلمان بالاتفاق
اون مصائب و آلام پر جو علیؑ کا حصہ ہوا رنج کرتے ہین۔ اور جو شدائد
اونھون نے سہے اوس پر اظہار ناراضی کا کرتے ہین۔ جب دفعہ اونکا نام
لیتے ہین نام کے ساتھ یہ دعا دیتے ہین کہ کرم اللہ وجہہ اللہ اوس کے
منہ کو روشن کرے۔ ایرانیون نے بھی اب کچھ اپنے تعصب مذہبی میں
کمی کی ہے۔ اور اون لوگون کو جنکو یہ اپنے گمراہ برادران دینی سمجھتے
ہین کافر کہنا چھوڑ دیا ہے۔ اور اونکو مسلم سمجھتے ہین چنانچہ کہتے ہین کہ وہ لوگ
آنحضرت کے رسالت کے مقر ہین اور خدا کی پرستش کرتے ہین۔ مگر چونکہ
اونھون نے حق مومن کہلانے کا کھو دیا ایسے لوگون مین شریک ہو کے
جنھون نے بیعت سے انکار کیا اور علیؑ سے اور رسولؐ کی بیٹی اور اولاد سے
بظلم پیش آئے مگر سُنی اپنی رائے اور سلوک مین شیعون کے ساتھ ایسے
فیاض نہین ہین اور فقط دو چار نہایت لیاقت والے سُنی عالمون مین سے
قائل اولاد علیؑ کے صحیح مسلمان ہونے کے ہین۔ لیکن ڈربلٹ کہتا ہے کہ
صبت علیؑ بعد تمامی چالیس برس کے امویہ نے موقوف کیا۔ حالانکہ

خیر الدین ہمکو خبر دیتا ہی کہ اوس کے زمانے مین تہوڑے سے سنی لوگ ترکیون
مین تھے جو ایسی گستاخی کرتے تھے کہ علی کو کافر کہکے تذلیل کرین **فصل ۲۱**
یہ کہا گیا ہی اور ہم سمجھتے ہین کہ کچھہ سچے طور سے کہ جب مسلمان ہندوستان مین
بسے تو ان دونون مقابل کے فرقون نے کسقدر اپنی اپنی مذہبی دشمنی مین
تخفیف کردی علی کے فریق والون نے عمر کو لعنت کرنا موقوف کیا اور خلفاے
ثلاثہ کے جنبہ دارون نے بارہ امام پر تمسخر کرنا چھوڑ دیا **فصل ۲۲** - بعد
اس ضروری حدول کے ہم احوال خلفاے اربعہ علیہم السلام کیطرف رجوع کرتے ہین
فصل ۲۳ - عمر نے اپنے عہدہ جلیل پر فائز ہوکر خطاب امیر المومنین کا لیا
اور یہی خطاب اپنا سب خلفا نے رکہا جو بعد انکے ہوے - مگر خنگی یا کچھہ سختی
جو انکی طبیعت کے خاصیت تھی نے اسکے اوس زمانہ مین کام نہین چل سکتا تہا
کہ فتحین جو ایسے ہوئی نہین کہ سلف سے کبہی نہین ہوئین تو لڑائی بہڑائی مین
تعدی کرنا معاف معلوم ہوتا تہا - ایسی حالت مین بلا رو و رعایت انصاف
کرنے سے اونکے مصائب جنگ و جدل و کشور کشائی کی کہٹ جاتے تھے -
اور اس بات کے اثبات کے لئے اون کے احوال مین یہ امر عجیب مذکور ذیل

[illegible]

نسبت لسب ہوا ہوا ونکی عادت یہ تھی کہ بیدلی ہتی تھی جب سے سرداروں کو اگر یہ
وہ نہایت اعلیٰ رتبہ کے ہوں جب مرتکب کسی فعل شنیع کا پاتے تو کتے سزا دیتے
تھے اور اسی بات سے یہ مقولہ نکلا کہ عمر کا بید اشتہا کے بہادر اور جنگجو سپاہی
کی تلوار سے زیادہ تر ہیبت ہی۔ عمر کی سختی اجرائے احکام دین میں بالکل
منتہائے تعصب کو پہونچ گئی تھی۔ اٹھارہ برس بعد رسول کے انتقال
کے عمر نے اپنے اہل وطن کے لئے ایک بات ایسی کی جو بہ ضرور اور نہایت
کام کی تھی کہ سب قابل یادگار جروں کے ہجرت سے تاریخ دینی کے رسم جاری
کی اور یہ منضبط عام قاعدہ تحدید زمان کا مقرر کر کے بہت سے جدا جدا
قاعدے جو اس زمانے تک متداول تھے دفع کئے کہ ہر ایک قبیلہ چونکہ اپنے
کسی بڑے واقعہ جیسے قحط اور وبا وغیرہ سے تاریخ لیتا تھا تو اس سبب سے سب
ملک کے تحدید زمان میں علی العموم ایسا خبط و غلط ہوتا تھا کہ کسی طرح سے
سلجھ نہیں سکتا تھا۔ فصل ۲۵۔ خلافت عمر کا زیادہ تر شہرہ محاصرہ کرنے
اور لے لینے یاروشلم سے اور فتح مصر و فارس سے ہوا۔ عمر جب قریب
مرگ پہونچے تو تردد ہوا کہ کسکو جانشین مقرر کریں ایک نئی ترکیب
نکالی جو تاخیر نے فائدہ کی دفع کے لئے بہت مفید ہی اونہوں نے

یہ حکم دیا کہ فوراً بعد انکی وفات کی ایک مجلس شورے کے چہہ شخصون سے
منعقد کیجاوے اور تین روز کی مہلت اونکو غور کرنیکی دیجاوے اس عرصہ
کے بعد اگر وہ اتفاق رائے نکرین کہ کون نیا خلیفہ ہو تو ان سب کو قتل کرنا
چاہیئے۔ تہوڑے عرصہ کے بعد ان ارباب شورہ نے عثمان کو منتخب کیا۔
اور بموجب اسکے وہ مسندنشین خلافت اور تیسرے خلیفہ مسلم ہوے
انکی خلافت جو ۶۴۴ع سے ۶۵۶ع تک رہی اوس مین یہ عربونکی سلطنت
عجب طرحکی سرعت سے بڑہی کہ مشرق کے طرف فارس مین اور مغرب
کے طرف سراسر جنوبی ساحل پر افریقہ کے قرطبہ تک پہیلے قسطنطنیہ کے
بادشاہ نے تہوڑے دنون کے لیئے مصر پر پہر قبضہ پایا مگر دوبارہ مسلمانون
نے ندیان لہو کے بہاکے اوسکو چہین لیا۔ اسی عہد خلافت مین مسلمانونکا
تسلط سیحون اور حدود ہند تک ہوا **فصل ۲۶**۔ یہ بات عثمان کے لیئے
بدنصیبی کی تہی کہ کرختگی اور زود طبع جس مین خلیفہ سابق مشہور تہے
اوس مین یہ ناقص تہے اور یہ نقص نہایت ہی مضر ہوا اسواسطے کہ یہ
اوصاف واسطے روکنے ترقی تن پروری و آوارگی کے نہایت نہایت
درکار تہی۔ انکا حلیم الطبع اور نیک نہاد ہونا مین بداطواری کا ہوا۔ اور

امور ریاست کی سربراہی ہاتھون مین بدنیت اور خودغرض آدمیون کے سپرد ہوتی - اور اوسپر اسنے رفیقون سے قطع نظر ہوئی اور وہ شکایت کرتے تھے کہ خلیفہ کے عزیزون اور ذاتی دوستون کے رکھنے کے لئے انکو برطرف کیا ہی - دوسری بات جو مسلمانون کو بری معلوم ہوئی وہ عثمان کا تکبر تہا کہ سب سے اونچے زینہ پر منبر کے بیٹھتے تھے - حالانکہ ابوبکر و عمر صرف پہلے یا دوسرے زینہ تک جاتے تھے - فصل ۲ - نتیجہ ایسی سب ناپسندیدہ کردار کا جسکو ہم قصور نہین کہتے یہ ہوا کہ جیسے بجد اطاعت مسلمان ابوبکر اور عمر کی کرتے تھے ویسی عثمان کے لئے باقی نہ رہی اور ہوتے ہوتے یہ کردار باعث اسکا ہوا کہ عرب حلقہ اطاعت سے خارج ہوکے جوار مدینہ مین جمع ہوکر کے داد خواہ ہوے خلیفہ نے اونکی سب دعاوی کو منظور کیا مگر بی بی عایشہ کا بغض و کینہ و ہوس ایسا نہ تہا کہ یون سہل طور سے فرو ہو جاتا - وہ چاہتی تہین کہ خود اپنے گروہ والون مین سے کسیکو زیب مسند خلافت کرین اور اس سبب سے ان باغیون کے بندشون کے دربردہ وہ معین ہوتی تہین - حاکم مصر جسکو خلیفہ نے دباؤ مین آکے مقرر کیا تہا اوس کے قتل کا پروانہ خود خلیفہ کے ہاتھہ کا لکہا جعلی بنا گیا اور ترکیب سے اون لوگونکے ہاتھہ لگ

پہونچایا گیا جو حاکم مصر کے طرف سے آسے تھے اور جیسی ہی اون لوگون نے
عثمان کی اس دغابازی کو لشکر سے کہا ویسی ہی یہ انتہا کے برافروختہ ہوسکے
جھپٹے اور اونکو مار ڈالا فصل ۲۸ عثمان قرآن کی تلاوت کرنے سے
زخمون سے چور ہوکر گرے اور خون اونکا اوس کتاب مقدس پر بہا اور
یہ قرآن آجتک خزانہ مین جامع دمشق کے محفوظ ہو فصل ۲۹ عثمان نے
جانشین مقرر کرنا ارباب شورے مذکور سابق کی راے پر چھوڑ دیا اور
اونہون نے باستثنا خود علی کے کہا کہ علی اپنے ہاتھہ مین حکومت لین مگر
اس شرط سے کہ موافق قرآن اور حدیث کے اور مشورے سے دو سرے
ارباب شورے کے حکم دیا کرین لیکن عالی ہمت علی نے اپنا اس اخیر شرط کا
پابند ہونا بغیظ وغضب تمام نامنظور کیا اور خلافت قبول نہ کی جب تک یہہ
شرط موقوف نہ ہوئی۔ اس ہی ہنگامہ مین علی نے ایک اور نظیر اپنے
اوس بلند ہمتی اور استقلال کی دکھائی جس سے وہ ممتاز ہوتے ہین کہ
جب مصری لشکر نے جو اوس وقت مدینے مین تھا وعدہ انکو خلافت دلونیکا
کیا تو ان اجنبی لوگون کے دخل دینے پر امر خلافت مین وہ ناراض ہوسے
اور کہا کہ صرف قبول اہل شہر کا اس بارہ مین مسموع ہوسکتا ہی۔ علی نے

شروع مین اپنی حکومت کی سب حاکمون کو صوبون کے معزول کیا - ان صوبہ
دارون مین معاویہ بہی تہا بیٹا اوس ابوسفیان کا جو بہت زمانہ تک دشمن
آنحضرت کا رہا تہا یہ علی کا پروانہ پاکے جیسا مقتضائے طبع ہی از حد غیظ و غضب
مین آیا - اور چونکہ عزیز قریب عثمان کا تہا تو عزم بالجزم کیا کہ اپنے کو منتقم اون کا
قرار دیوے اور اس ہی درمیان مین دعوی وراثت اور خلافت کا کرے
معاویہ نے عربستان کے اندر رفیق سے لئے اور اہل شام اوسکی طرف ہوے
اور بی بی عایشہ تو علی کو الزام عثمان کے قتل کروانے کا لگاکے برسر میدان آئے
تہین مکہ معظمہ مین یہ سرغنا اس سازش کے جبتی تہین وہان سے وہ ایک
لشکر لیکے ساتھ داری طلحہ و زبیر لیکے نکلین - پہلے بصرہ اونکے قبضہ اختیار مین
آیا اور اس فتحیابی سے اونکو ہمت ہوئی کہ علی سے بھی جاکے لڑین - نتیجہ اس
لڑائیکا اونکے لئے مصیبت ہوئی طلحہ و زبیر دونون مارے گئے اور خود
اونٹ پر سوار - اسی سبب سے اس لڑائی کو جنگ جمل کہتے ہین - دلیرانہ اپنے
سپاہیون کو شجاعت سے لڑنے پر ترغیب دیتی ہوئین لبس مین علی کی
پڑین - پکا حکم دے رکھا گیا تہا کہ کوئی اون پر دست درازی نکرے مگر تہا
اس کے یہ بہی مد نظر تہا کہ ہر طرح کی کوشش اونکی اسیر کرنیکے لئے کیجاتے

اون کے اونٹ پکڑنے کے قصد سے جو مہار پر ہاتھ ڈالتا تو ستر آدمیون کے
ہاتھ اس مین کاٹے گئے اور عماری پر اونکے اتنے تیر لگے کہ مثل ساہی کے
ہو گئی آخر کو جب ایک سپاہی نے اوس اونٹ کو پے کیا تو بیچارہ وہ جانور
زمین پر گرا اور عایشہ نے مجبور ہو کر اپنے کو حوالہ کیا۔ علی نے اپنے اسیر کو
نہایت احترام سے رکھا۔ پس اونکا حسن سلوک اونکے ساتھ بلا قصد ایسا
ہوا جیسا کہ بادشاہ اُورلین نے زنوبیہ ملکہ پالمیرہ کے ساتھ کیا تھا۔ اور
اونہون نے آنحضرت کی بیوہ کے لئے چالیس عورتین خدمت گذاری کو
مقرر کر دین اور بہمراہی حشم و خدم ملکہ کو روانہ کیا۔ اور پہین اونہون نے
۵۸ ہجری مین انتقال کیا درحالیکہ اس بات پر سزاوار الزام دینے
کی نہین کہ علی کی عداوت مین اور نیز خواہش مین حاصل کرنے ایسے
اختیار کے جیسا کہ اونکو امور مذہبی مین تھا امور ملکات مین اونہون نے
ہزار ہا جانین گوائین۔ مگر اس سے اونکے احترام مین پس مرگ تابعین
قرآن کے نزدیک کمی نہوئی بلکہ اونہون نے انکو خطاب نبیہ کا دیا ہے۔
روایات سے ہم کو انکی موت کا احوال بالکل برخلاف اوسکے جو ہم نے
اوپر لکھا معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے یزید کی بیعت کی وعدہ سے ایسی

توہین کے ساتھہ انکار کیا کہ معاویہ نے جلکے انکو مروا ڈالا۔ اسنے اپنی عداوتکو
پوشیدہ رکھہ کے اونکو ضیافت مین بلایا۔ اور پہلے سے دعوت کی دالان مین
ایک گڈہا بطور کنوین کے کھدوا کے منہہ اوس کا پتلی کھپاچون سے بند کروا کے
اوپر سے عمدہ قالین بچھوا دیا جسپر پہول اور پتیان جھٹکی ہوی تھین اور مسند
لگے ہوے تے۔ پس عائشہ جیسے ہی بیٹھین ویسی ہے سر کے بہل کر رہے
مین گر پڑین تھہ مین جس کے پتھر اور کوڑا بھرا ہوا تھا فصل ۳۰۔ بعد
شکست عائشہ کے پہلے علیؑ کو توجہ شام کے طرف کرنا پڑی۔ کہ وہان
معاویہ نے لنشان بغاوت کا کہولا تہا جانبین کی فوجین صفین مین مغربی
کنارہ پر فرات کے قریب شہر رقہ کے۔ ان دونون لشکرون مین سے
کسیکا بھی سالار اپنی فوج سے حملہ کرنے پر آمادہ نہ تہا۔ اور معاویہ مکار
نے یہ حالت تردد کی دیکھہ کے علیؑ کے تابعین کے دلون کو ورغلانا۔ اور
کچہ اپنے آدمیون کو حکم دیا کہ قرآن کو نیزون کی نوکون پر لگا کے دشمن کے
صف کے طرف بڑہ بڑہ کے یون پکارین کہ یہ کتاب ہی جو درمیان ہمارے
اور تمہارے فیصلہ کریگی یہ کلام اللہ جو ہی نبض مسلمانونکی خونریزی کو
منع کرتا ہی یہ فریب چلگیا اور بڑے بڑے سپاہی جو کل سرغنہ لشکر

خلیفہ تھے اونہون نے ہتیار ڈالدیئے اور کہنے لگے کہ مخالف کتاب اللہ کے
نہ لڑین گے اور جو نصیب عثمان کو ہوا تہا اوسکی دہمکی علیؑ کو دے۔
آخرش یہ نزاع پنچایت مین پیش ہوئی۔ اور دو شخص جنکی رائے پر
فیصلہ قرار پایا تہا علیؑ کی معزولی پر متفق الرائے ہوئے۔ حکم بلند منبر پر سے
جو بیچ مین درمیان دو لشکرون کے نصب تہا سُنایا گیا۔ ایک پنچ
ابو موسیٰ نے پہلے اپنی تجویز بیان کی کہ مین معاویہ اور علیؑ کو خلافت
پر سے یون اوتارتا ہون جیسے اس انگوٹھی کو اپنی اونگلی سے۔ بعد
اوسکے فی الفور دوسرا پنچ عمرو منبر پر چڑہا اور کہا کہ مین علیؑ کی معزولی
کرنے مین ابو موسیٰ کی موافقت کرتا ہون اور خلافت معاویہ کو دیتا
ہون۔ پس اس رئیس کو خلعت حکومت یون پہنائے دیتا ہون جیسے
اس انگوٹھی کو اپنی اونگلی مین۔ یہ علانیہ ابتدا ہوئی اختلاف مسلمین کے
جس سے ایسا کینہ اور ایک دوسرے کو خارج المذہب کہنا پیدا ہوا
جیسا کہ ترک اور ایران آجتک ایک دوسرے سے نفرت راسخ
ہونے سے ظاہر ہی۔ **فصل ۱۳۱** - بمقتضائے طبع و نیز بوجہ وجیہہ

[illegible]

علیؑ اور اونکے رفقا اس فیصلہ سے ناراض اور غضبناک ہوے - مگر اونکو
بمجبوری قبول کرنا اور کوفے مین چلے آنا پڑا - اور یہان بعد تھوڑے
عرصہ کے خارجیون نے ساتھہ علیؑ کا چھوڑ دیا - وہ لوگ مویا مارقین کہے
کہلاتے ہین کہ اونھون نے علیؑ کی رفاقت اسوجہ سے ترک کی کہ ایک
امر جو متعلق بدین خدا تھا اوسکو اونھون نے آدمیون کے فیصلہ پر رکھا
حالانکہ ایسے مقدمون کا فیصلہ کرنا فقط خدا ہی کا کام ہی - علیؑ کے سمجھانے
سے خوارج معقول نہوے اور سلح آپس مین متفق ہوکے نہروان کو کہ
ایک قریہ قریب چار میل کے مغرب مین دجلہ سے ہی اپنا ماوا قرار دیا -
علیؑ نے اونپر فوج کشی کی بعضون کو سمجھا کے مطیع کیا اور باقی کو لڑکے
قتل کرکے پھر سارے عربستان پر قابض ہوے مگر اس اثنا مین اونکا
حریف معاویہ شام اور فارس پر مسلط ہوا اور اوس کے نام سے
عمرو نے مصر کو لیلیا - شامیون نے بھی تاخت علیؑ کے ملکون مین کی و
نہایت بے رحمی کے افعال کے مرتکب ہوے اور دور دور تاراج کیا
فصل ۳۲ - قریب اسی زمانہ کے یہ بات ہوی کہ تین کوفیون سے
اتفاقاً مکہ مین باہم ملاقات ہوئی اور اوس زمانہ کے لڑائے

جھگڑون مین لوگون پر جو مصائب و آلام گذرے تھے اون کی شکایت
باتفاق کرنے لگے اور یہ بات ٹھہرائی کہ ان مصیبتون کے بانی علی اور معاویہ
اور عمرو کو قتل کرکے لوگونکی تکلیفون کو دفع کرین بموجب اس ارادہ
کے ایک شخص ان فتنہ پردازون سے دمشق کو گیا اور معاویہ کو گھایل کیا
مگر زخم کاری نہ لگا۔ دوسرا شخص مصر گیا اور ایک مسجد مین داخل ہوا
جہان عمرو کے ملنے کی توقع تھی اور ایک آدمی کو اوس کے دھوکے
مین مارڈالا۔ تیسرا قاتل جس کا نام عبدالرحمان تھا بڑی کمبختی کے بات ہی کہ
کامیاب ہوا کہ اوس نے کوفہ مین پہونچنے کے ساتھہ ہی دو اور شخص
اپنے مشرب کو کچہہ دے کے علی کا کام تمام کرانے مین اعانت کرنے کیلئے
ٹھہرا لئے۔ عبدالرحمان نے خلیفہ کو در مسجد پا کے پہلی ضربت اون پر
لگائی اور اوس کے شریکون نے باقی کام قتل کا تمام کیا۔ ان زخمی خلیفہ نے
اوسوقت بھی کہ فقط سانس کا شمار تھا اپنی اوس رحم دلی سے جو غالب خاصہ
اونکی طبیعت کا اور لوگون کا دل لبھانیوالا تھا کام لیا اور حسن کو تاکید
کی کہ اونکے قاتل کو ایک ہی ضربت مارین اور تکلیف اور اذیت جس کا
لامحالہ سزاوار قرار دیا جاتا اوس سے اوس کو بچاوین

کہتے ہین کہ علیؑ نے خنجر زہر آلود کہا کے زخمی ہونے کے پانچوین دن ۴۰ھ
ہجری مین وفات پائی اور سن اونکا باختلاف تاریخ ولادت ۵۷ یا ۵۸ یا
۶۳ برس کا ہوا - قبر اونکی پوشیدہ رہی جبتک کہ خلافت امویہ کا
استیصال نہین ہولیا - اور ۳۶۹ھ ہجری مین عضد الدولہ نے ایک عالیشان
مقبرہ بنوا دیا جس کو **قبۃ الانوار** کہتے ہین - یہ مقبرہ جس کو بادشاہان
فارس نے بہم بکمال زیب و زینت آراستہ کیا کئے اوس کو پیروان علیؑ ایک
چیز نہایت احترام کی سمجھتے ہین - اور ایک شہر بھی مسمی **مشہد علیؑ** اونکے
نام پر قریب خرابہ کوفہ کے بسایا گیا۔ **فصل ۴۳** - علیؑ کے مرجانے پر
اونکے بڑے بیٹے حسنؑ خلیفہ و امام عراق مین ہوے مگر خلیفہ کا خطاب
بمجبوری معاویہ کو دیدینا پڑا - اور امام کا خطاب جو ایک باطنی منصب ہے
پیرو اون کے سمجھے کہ وہ اون سے جدا نہین ہوسکتا تھا معاویہ نے اونکے
لئے وظیفہ مقرر کر دیا تھا اور اجازت بھی دی کہ بے کھٹکے گوشہ نشینی مین
بسر اوقات کرین نو برس بعد حسن زہر سے مرگئے جس کو اونکی زوجہ

جعدہ نے باغواے معاویہ دیا تھا اور خود معاویہ کی بھی موت تھوڑے عرصہ بعد سنہ ٦٧٩ء مین واقع ہوئی یزید اوس کا جانشین ہوا - اس شہزادے نے اپنی بدکاری اور تندمزاجی سے اپنی رعایا کو ستایا بلکہ علی العموم مسلمانون کو ایسا بیزار کیا کہ ابھی بہت زمانہ اوسکو دمشق مین خلیفہ ہوے نہین گذرا تھا کہ چپکے سے حسینؑ کے پاس مدینہ مین ایک اسم نویسی ایک لاکھ چالیس ہزار مسلمانونکی پہونچی کہ وہ انکو وہ رتبہ دینا چاہتے تھے جس کا استحقاق بوراثت انکو اولاد رسولؐ ہونے سے حاصل تھا اور اس اسم نویسی کے ساتھ اظہار اوسکے شوق کا تھا کہ جیسے ہی انکو کنارے فرات کے دیکھین تلوارین انکی اعانت کے لئے کھینچین - برخلاف عاقلانہ مشورہ کے حسینؑ نے اس نیوتے کو قبول کیا اور مع چند اصحاب اور ایک گروہ عورتون اور بچون کے صحرانوردی کے جب قریب حدود عراق کے پہونچے تو اوس ملک کے رہنے والون کو کچھ رکھائی بلکہ دشمنی کرتے ہوے پاکے انکو دغدغہ پیدا ہوا اور شبہ ہوا کہ انکے رفیق کے لوگ یا تو انسے پھر گئے یا ہلاک کرڈالے گئے بدقسمتی سے منشا اونکے اندیشہ کا ٹھیک تھا - اور حسینؑ کو بشمول اونکے ہمراہیون کے میدان کربلا مین پانسو سوارون کے

رسالہ نے گھیر لیا - مگر اب بھی حسینؑ نکل کے پناہ اوس قلعہ مین صحرا کے
لیسکتے تھے جسپر کبھی قابو اگلے زمانہ مین قیصران روم اور خسروان فارس کا
نہ چلا - یا ہوسکتا تھا کہ وفاداری پر قبیلہ طے کی اعتماد کرتے کہ وہ بخوشی
دس ہزار مسلح سپاہیون سے حمایت رسولؐ کے نواسے کی کرتے لیکن
بجائے اختیار کرنے کسیکی ان تدبیرون مین سے حسینؑ نے دشمن کی فوج کے
حاکم سے درخواست گفتگو کی کی اور کہا کہ ان تین شرطون مین سے
ایک کا اختیار انکو ملے (۱) یا تو انکو اجازت ملے کہ واپس مدینہ کو چلے جاوین
(۲) یا اہل ثغور مین بمقابلہ اتراک تعینات کر دئیے جاوین (۳) یا صحیح و
سالم یزید کے پاس بھیجدیئے جاوین - جواب مین افسر نے کہا کہ یا اسیر
مجرم بنکے لشکر خلیفہ مین حاضر ہو جاوین یا اوس وقت تک یاداشت کے
منتظر رہین حسینؑ نے کہا کہ کیا تمہارا قصد مجھکو موت تک پہنچانیکا ہے - ایک رات انکو
جو انکو مہلت سوچنے کی ملی تو تمام اوس عرصہ قلیل مین وہ خوب غور و فکر
کرکے اپنے مقسوم کی صحت پر ثابت قدم ہو گئے - اپنی بہن
فاطمہ کو جو اس خاندان کی عنقریب ہونے والی تباہی پر زار زار روتے
تھین گریہ و زاری سے منع کیا اور کہا ہمارا توکل اللہ تعالے پر ہے

تمام چیزین جو آسمان و زمین مین ہین ضرور فنا ہوجاوینگی اور اپنے خالق پاس پہر جاوینگی۔ میرے باپ میرے بہائی میری بہن مجہ سے بہتر تہین اور ہر مسلمان کے لئے نظیر رسول کی موجود ہی۔ رفیقونکو صلاح دی کہ اپنی اپنی جان بچانے کے لئے جلد بہاگ جاوین مگر اون سب نے اپنے پیارے آقا کو چہوڑ دینے کا یا اونکے بعد جیتے رہنے کا انکار باصرار کیا فصل ۵ ۳۲۔ دوسرے دن صبحکو اپنے گہوڑے پر سوار ہوے ایک ہاتہ مین تلوار اور ایک ہاتہ مین قرآن۔ گروہ اونکے جان نثارونکا تعداد مین صرف بیس سوار اور چالیس پیادہ تہے مگر پہلو اور پشت اونکے بسبب خیمے کی طنابون او آگ کی خندق کے کہ لکڑیان بہرکے روشن کررکہی تہی محفوظ تہے فصل ۶ ۳۳۔ کسی فریب اور نیرنگ کے حملہ مین دشمن بیدلی سے آگے بڑہے اور ایک سردار وہین سے معہ چالیس رفیقونکے اپنی لشکر کو چہوڑ کے مرنے والونمین شریک ہوا جان نثار جو زندگی سے مایوس تہے اونکو کوئی زیر نہین کرسکتا تہا۔ مگر انبوہ دشمنونکا گہیرکے تیرونکی بوچہار سے دور سے اونکو دق کرتا تہا اور گہوڑے اور آدمی پیہم مارے جاتے تہے نماز کیوقت پر لڑائی موقوف ہوگئی اور بعد اسکے پہر لڑنا شروع ہوا اور آخر کو چند باقی رفقا حسین کے قتل ہوکے جنگ تمام ہوئی فصل ۷ ۳۴۔ تہکے تنہا دشمنونمین گہرے بہوے بیٹے ہوئی کے دروازے پر خیمے کے آ بیٹے اور ایک دو قطرہ پانی کے پیتے تہے کہ منہ مین

تیر لگا اور دو خوبصورت لڑکے ایک بیٹا اور ایک بھتیجا انکی گود مین مارے گئے - ہاتھ
اوٹھالئے اور دیکھا کہ ہاتھون سے بہاب ایسے پیارے عزیزونکے خونکی اوٹھ رہی تھی
اسصورت سے اونہون نے نماز جنازہ زندون اور مردونکی پڑہی - انکی بہن نا امید
سے از خود رفتہ ہوکے خیمہ سے دوڑی آئین اور کوفیونکے سپہ سالار کو قسم دی کہ حسین کو
انکی آنکھونکے سامنے قتل ہونے نہ دے - ایک آنسو ریش منور پر جاری ہوا - اور جبکہ
اس مرتبے بہادر نے اپنے تئین اوسکے درمیان مین ڈالا تو بڑے بڑے دلیر سپاہی ہرطرف
پس پا ہوے - مگر شمر ستمگر نے جسکے نام پر مومنین ہمیشہ لعنت کرتے ہین اونکے بودے پن پر
ملامت کی - اونہون نے رسول کے نواسے پر از سر نو تندی اور بے دردی سے حملہ کیا
اور وہ تینتیس ۳۳ زخمون سے تلوار اور نیزہ کی چوٹ کہا کے بیدم ہوا ونکے پیچھے گرے اور اپنے مقتول
کی لاش کو پامال کرکے سر کاٹکے کوفہ کے قلعہ کیطرف لیگئے - وہان بیرحم عبداللہ نے
دہن پر بید مارا اور ایک شخص نے جو یہ نامردانہ فعل دیکھا تو چیخا کہ ہائے مین جیتا رہا دیکھنے کو
ایسے ظلم کے اون ہونٹونپر کبھی جانیکو جن ہونٹونپر مینے بہت دفعہ لبہائے رسولخدا دیکھے تھے
فصل ۳ - حسین کے احوال مین کہا جاسکتا ہی کہ انکی صفات توکل و اطمینان قلبی نے بہت ممتاز
کیا تھا جیسا کہ انکی آبا و اجداد کو صفت شجاعت نے مشرف کیا تہا ہین انکی اکثر باواز بلند آہ
و زاری کرتے تہین - وہ زار زار روتے تہین اور چیختی تہین کاش کہ خدا مین کل ہی مرگئی ہوتی نہ کہ آج یہ دیکھتی

زندہ رہتی - میرے ماں فاطمہؑ میرے باپ علیؑ میرے بہائیؑ حسن سب
مر گئے تباہی اوس تباہی پر جو واقع ہو چکی اور افسوس اوس باقی تباہی پر جو
ہونوالی ہی **فصل ۳۹** حسینؑ نے جواب دیا اے پیاری بہن خدا پر
بہروسا کرو اور جانو کہ ہر شے ہلاک ہوگی سوائے وجود اوس خدا کے
جسنے سب چیزونکو خلق کیا اور جو اپنی قدرت کاملہ سے ان سب کو اپنے
پاس اوپر راجع کرے گا - میرے باپ علیؑ میرے بہائی حسنؑ مجہہ سے
بہتر تہے اور ہم سب کے تاسی کے لئے نظیر خود رسولِ خداؐ موجود ہی
فصل ۴۰ حسینؑ پیدایشی افسردہ طبع محزون المزاج تہے گویا انہے
مرگ بیگاہ کی انکو پہلے سے اگاہی تہی - اور مثل اپنے باپ کے دیندارے
مین قابل دیا تہے - اور اہل سیر لکہتے ہین کہ وہ ہر روز ہزار مرتبہ عبادت
حق تعالےٰ کی کرتے تہے - ایک دفعہ اونہون نے اپنے باپ سے پوچہا
کہ آیا وہ انسے محبت رکہتے تہے - علیؑ نے جواب دیا کہ وہ انکو بکمال شفقت
چاہتے تہے - پہر اونہون نے پوچہا کہ خدا سے بہی آپ کو محبت ہی علیؑ نے
جواب دیا ہان اسپر حسینؑ نے کہا کہ سچی دو محبتین باہم ایک دل مین
نہین رہ سکتین ہین - اس کلام سے علیؑ ایسے متاثر ہوئے کہ آنسو ٹپک

پڑے حسینؑ نے اونکی تشفی کے لئے کہا کہ آیا آپ کو کافر بنا اچھا معلوم
ہوتا ہی کہ میرا مرتے دیکھنا۔ علی نے جواب دیا کہ مین اپنے پیارے بیٹے کو
پہلے حوالہ موت کے کردون نہ کہ اپنا دین چھوڑ دون۔ تب پہر حسینؑ نے
کہا کہ اس امتحان سے آپ کو معلوم ہوا کہ آپکو میری محبت ایک الفت طبعی ہی
اور آپ جو خدا سے محبت رکھتے ہین وہ سچی محبت ہی۔ اور آپکے اصل دل
سے ہی **فصل ۴۱**۔ ایک عالیشان روضہ اوسی مقام پر تعمیر ہوا جہان
کہ لاش حسینؑ کی دفن ہوئی تھی۔ اور اس مقام کا نام مشہد حسینؑ ہی
اور اس دن تک وہان زوار بہت جایا کرتے ہین **فصل ۴۲** خلافت
عامہ سے اگرچہ اولاد علیؑ خارج رہے مگر ہر ایک زمانہ مین مسلمان اونکا
احترام کیا کئے ہر ایک ملک مین مسلمانون کے یہ کبھی کبھی تخت نشین
ہوئے۔ اور ہر ایک عہدہ اور ہر ایک کام دنیا بادشاہ سے لیکے
گدا تک کا اولاد رسولؐ سے ممتاز ہوا انکو عرب مین شریف یا سید اور
شام و ترکستان مین امیر اور افریقہ و فارس و ہند مین سید کہتے ہین
اور جب یہ امر خیال کیا جاتا ہی کہ موافق مسلمانون کی شرع کے اثبات
دعوی سیادت کو کافی ہی کہ فلان فلان شخص کے باپ یا مان مین سے

کوئی خاندان آنحضرت سے ہوئے تو یہ بات کچھ تعجب کی نہیں معلوم ہوتی
کہ تمام ممالک اسلام مین ہر جگہ اولادِ رسول کی کثرت ہی **فصل ۴۳**
اگر ہم فقط اسقدر ذکر علی کے اکتفا کرین جو ابتک ہمنے ان اوراق مین
ضمناً کیا ہی تو نہ صرف علی کے سے شخص کے حق مین کوتاہی بلکہ پڑہنے والے
کی توقع کے بھی خلاف ہوتا لہذا اتنی اور خصوصیات مذکور ذیل اونکے
بیان کرکے اس رسالہ کو ہم ختم کرتے ہین **فصل ۴۴** لکھتے ہین کہ ظاہر
ڈیل ڈول مین وہ میانہ قد مگر قوی تھے اور خالق نے اونکو بے اندازہ سکت
بدن مین عنایت فرمائی تھی۔ داڑہی سیاہ اور گہنی تھی اور چہرہ اون کا
گلرنگ اور زیرکی اور نیکی کی شعاع دیتا ہوا تھا۔ اور اسپر اعتماد کرکے
ٹہیک پتا اونکے مزاج کا لگ جا سکتا تھا۔ شجاعت اور فصاحت دونون
مین برابر مشہور تھے درحالیکہ لقب اسد اللہ کا اونکی جرات اور نام
آوری پر شاہد ہی اسکی ایک نظیر بہت سی نظیرون مین سے کہ جو محاصرہ
قلعہ خیبر ۶۲۸ عیسوی مین مشاہدہ ہوتے۔ جب ابوبکر اور عمر دو دفعہ
علم لیکر بس پرگار چلے اور دونون دفعہ ہٹا دیتے جاتے چلے تو آنحضرت نے
کہا کہ کل علم اپنے بہادر سپاہی کے ہاتھ حوالہ کرونگا کہ جو دوست خدا کا ہو

رسولِ حبیبِ خدا کا ہو۔ دوسرے دن جب یہ علم علیؑ کے سپرد ہوا تو وہ دشمن
کے طرف جھپٹے اور مظفر و منصور واپس آئے حکایت اونکی اس کارنمایاں کی
اور قصے اوسکے اور وقایع عظیم کے اکثر عربی اور فارسی شاعرونکی تصنیفات
مین ہوا کرتے ہین اور عام مجمعون مین پڑھے جاتے ہین جہان ہجوم مشتاق
سامعین کا ہوتا ہی۔ اور سنکے از حد محظوظ ہوتے ہین چنانچہ جب محصور رستے کے
وہ قلعہ خیبر کے سامنے تھے اوس کے بیان مین ایک شاعر یون کہتا ہی کہ
ڈہال جو اوس بہادر کے بازو پر تہی وہ ایک ٹکڑا ابر کا قریب آفتاب کے
تہا اور پہر کہتا ہی کہ ڈہال کے نیچے سے علیؑ نے جو ذوالفقار یعنے وہ مشہور
تلوار جسکو خدا نے اونکے لئے بہیجی تہے کہینچی تو ایسی چمکی جیسے بجلی کالی گہٹا مین
کہ قریب آفتاب کے ہو اور جس طرح کہ تیز نشتر رگون کو کسی شاخ درخت
کی جدا کرتا ہی اوسیطرح علیؑ کا تیغہ سرون کمبخت کافرون کے تن سے جدا کرتا

فصل ۴۵ - علیؑ ہنرہاے جنگ مین کمال رکہتے تہے مگر اون کو
علم سیاست مین بالکل واقفیت نہ تہی - معاویہ نے اپنی اور
علیؑ کے لڑائی ہونے کے ذکر مین کہا کہ دو چیزون سے مجکو موقع ملا کہ میرے
حریف سے مزاج مین اخفا نہ تہا - اور میری بات کا پتا نہین لگ سکتا

تھا۔ علی کے اپنے سپاہی تھے اور میرے سپاہی اشارہ پر کام کرتے تھے فصل ۴۶۔ پس اگر علی بلحاظ اپنی جبلت اور بردباری اور عقلمندی کے دیکھے جاوین تو جتنے لوگ عربستان مین سلف سے پیدا ہوے اون سب مین بڑھکے معلوم ہون گے۔ تمام مسلمان مورخ انکے جسمانی اور اخلاقی اوصاف کا بیان نہایت جوش کے الفاظ سے کرتے ہین۔ ابوالفدا یون کہتا ہی۔ علی بن ہم پایہ ہین نظیر ایک دلیر اور لائق رئیس کے ایک رئیس جس سے بہتر تمام اہل اسلام مین پایا جاتا نہین ہو۔ اور جو انصافاً مقابل بادشاہ حکیم مارقوس الطونیوس کے رکہا جاسکتا ہی۔ مگر وہ تباہ ہوے روزگار مخالف سے اور دشمنی سے ایک حریص عورت کے (عائشہ) باعانت دروغ حلفی اور دست قاتل کے فصل ۴۷۔ لیکن علی اہل علم کے سلسلہ مین تھے ممتاز مرتبہ رکہتے تھے کہ انہون نے تحصیل علم مین ایسی کوشش و توجہہ کی تھی جو انکے زمانہ اور ملک مین رسم نہ تھے بہت سے مجموعے انکے جملون کے اور مثلون کے اور قصیدون کے بعد انکے باقی ہین۔ تہوڑی تہوڑی ان جملون سے شہر لیڈن مین گولن نے سنہ ۶۲۹ع مین اور لسٹ نے سنہ ۶۴۷ع مین آخر مین قصیدہ ابن زبیر کے

چھاپے۔ واشر نے گولن کے چھاپے ہوئے جنکو فرانسیسی مین ترجمہ کرکے ۱۶۶۱ء
مین چھاپا۔ اکلی نے اپنی کتاب مسمی بہ تاریخ عرب کے تیسرے طبع مین علی کے
ایک سو انہتر ۱۶۹ جملون کا انگریزی ترجمہ لکھا ہی اور نسمت اپنی عربی صرف ونحو کے
کتاب مین لکھتا ہی کہ توخرنک نے انکی ایک سو مثالین چھاپی ہین۔ سب
سے پہلے گواڈگمیو نے انکے قصاید کو مع لاطینی ترجمہ کے روم قدیم ۱۶۴۲ء
مین چھاپا مگر اوس ہی کو کینپر نے صحیح کرکے شہر لیڈن ۱۷۴۵ء مین آٹھ ورقی
تختی پر چھاپا۔ اس مجموعہ مین چھہ چھوٹے قصیدہ ہین پہلے قصیدہ کو ایمن سے
گولن نے لونیوس کے نحو وصرف کی کتاب مطبوعہ لیڈن ۱۶۱۶ء کے
آخر مین اور دوسری اور تیسری اور چوتھی کو اکاموٹو نے اپنی عربی نحو وصرف کے
کتاب مطبوعہ روم ۱۶۱۰ء مین طبع کیا ہی۔ ایک رسالہ علم رد سحر کے

۱۔ مذکور ذیل بطور نمونہ کے اقوال علی کے ہین۔ علم امیر کی زینت اور فقیر کی دولت ہی۔ سچ بولنا
جس مطلب سے خدا نے گویائی دے اوس مطلب کے موافق کرتا ہی۔ کمال تین چیزین ہین۔ صبر مصیبت
پر۔ اعتدال اپنے اشغال مین۔ لطف محتاج پر۔ دین ایک درخت ہی جسکی جڑ ایمان ہی۔ اور خوف خدا
اوسکے شاخین ہین۔ اور حیا پھل ہی۔ سستی دنیا کے سستی ہی۔ حشمت اس کے ذلت ہی۔ بلندی
اسکے پستی ہی۔ مکار کے زبان شیرین ہوتی ہی مگر دل کڑوا ہوتا ہے۔ حماقت لاعلاج مرض ہے۔
وہ شخص آدمیون مین سب سے زیادہ ضعیف ہی جو نہ اپنے اوپر قابو دے سکے کہ اور لوگ اوسپر قابو دین
حرص باعث ثروت کے منافی ہوتے ہین اور اس سے جو مفاسد برپا ہوتے ہین وہ مفاسد جس عصر مین اور جس اقلیم
مین ہون اوس ہی مین آکر محدود رہتے ہین۔ اور اعصار لاحقہ اور اقالیم دیگر مین شایع نہین ہوتے ہین۔ مگر وہ
مفاسد جو اختلاف مذہب سے یا جو نہایت با اصلاح تدبیر عداوت ہو یعنے عناد دینی اوس سے بد امون چنانچہ حال

بیان ہین مصنفہ علی سنا ہے کہ ابھی شاہی کتب خانہ ہین قسطنطنیہ کے موجود
ہے - اے ناظرین علی ایسے تھے - راحت ابدی کے آغوشش ہین
وہ ہمیشہ آرام کیا کرین فقط

خاتمۃ الطبع

نور ایمان جسنے بخشا خاک کو	حمد بیحد اوس خدا ے پاک کو

رسالہ موسوم باسم تاریخی جزو مظاہر الحق جسکو رسالہ خلافت مسٹر جان
ڈونپورٹ سے حسب الحکم عالیجناب معلی القاب حضور شاہزادہ عالم و عالمیان
میرزا جہاں قدر بہادر دام اقبالہ کی جناب مولوی محمد حمید رضا صاحب خلف الصدق
جناب مولوی ہزبر علی صاحب اعلی اللہ مقامہ نے بزبان اردو بامحاورہ
سنہ ۱۳۰۰ ہجری ہین حلیہ ترجمہ سے آراستہ فرمایا اور سنہ ۱۳۰۱ء
شہر عظیم آباد پٹنہ ہین چھپا تھا اب مکرر باجازت شاہزادہ
ممدوح الشان بلیغ حسن اہتمام سے طبع ہوکر
دل پسند خاص و عام ہوا۔

بخط خام سید محمد ابن سید سلطان